علمِ طب کی اہمیت وفضیلت، شرعی احکام اور دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تعارف اور طریقۂ کار پر مشتمل اہم تحریر

علمِ طب کی اہمیت



صفحات: 48

علاج کرنا سنّتِ انبیا ہے 02

کن کن چیزوں میں شفا ہے 31

ہاتھ رکھتے ہی بیماری کی تشخیص 06

کیا بیماری اُڑ کر لگ سکتی ہے؟ 38

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center




رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجیے
ان شاء اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔
(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)



اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا
رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)



نام کتاب	:	علمِ طب کی اہمیت
مؤلف	:	ابو اروٰی محمد ذیشان عطاری مدنی
ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	:	المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Centre)
پہلی بار	:	ربیعُ الاوّل 1448ھ، ستمبر 2026ء
تعداد	:	(ویب ایڈیشن)
ناشر	:	مکتبۃُ المدینہ، فیضانِ مدینہ کراچی



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علمِ طب کی اہمیت

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارُون رشید رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار ہوگئے، بہت عِلاج کروایا مگر شِفا نہ ہوئی، اسی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، ایک دِن انہیں پتا چلا کہ حضرت شَیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ان کے محل کے دروازے کے پاس سے گزر رہے ہیں، تو خلیفہ نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی، جب آپ اندر تشریف لائے تو آپ نے خلیفہ ہارون رشید کو دیکھ کر اِرشَاد فرمایا: فِکر نہ کرو! اللہ پاک کی رَحمت سے آج ہی آرام آجائے گا، پھر آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر خلیفہ کے جِسم پر ہاتھ پھیرا، تو وہ اُسی وَقت تَندُرُست ہوگئے۔ (1)

نہ مایوس ہو میرے دکھ درد والے | درِ شہ پہ آ ہر مرض کی دوا لے (2)

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

پیٹ کے درد کا عِلاج

ایک مرتبہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کے پیٹ میں دَرْد ہوا تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ پاک! میرے پیٹ میں دَرْد ہے۔ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! جنگل میں جایئے اور فلاں جڑی بوٹی کھالیجئے، آپ علیہ السّلام جنگل میں گئے، وہ جڑی بوٹی حاصِل کی اور کھائی تو اللہ پاک کے حکم سے صِحت یاب ہوگئے، کچھ عرصہ بعد

(1)...راحت القلوب (فارسی)، ص 50 ملخصًا، مطبع مجتبی دہلی
(2)...کلیاتِ حسن، ص 175، اکبر بک سیلز، لاہور

www.dawateislami.net

پھر پیٹ میں اسی طرح کا دَرْد ہوا، آپ نے وہی جڑی بوٹی لی اور کھالی مگر خُدا کی قُدْرت کہ اس بار اس کا اَثر اُلٹا ہوا اور درد مزید بڑھ گیا۔ آپ علیہ السّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ پاک! پہلے جڑی بوٹی کھائی تھی تو آرام آیا تھا، اب کھائی ہے تو دَرْد میں اِضَافہ ہو گیا ہے! ارشاد ہوا: ”اے مُوسیٰ! پہلے آپ میرے حکم سے گئے تو شِفا حاصل ہوئی اور دوسری بار اپنی مرضی سے گئے تو دَرْد میں اِضافہ ہوا، اے مُوسیٰ! جان لیجئے کہ اس دُنیا میں ہر چیز زہرِ قاتِل ہے، یہ میرا نام ہے، جو اِسے شِفا بناتا ہے۔“[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً کسی بھی بیماری سے شفا اللہ پاک کی مرضی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی چاہے جتنے بھی اَسباب اِختیار کر لیے جائیں، جیسا کہ پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطفیٰ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ علی بن سُلطان قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ پاک کسی بیمار کو شِفا نہیں دینا چاہتا تو دَوا اور مَرَض کے درمیان ایک فِرِشتے کے ذَریعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوا کا اثر مرض تک نہیں پہنچتا، جب شِفا کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے، جِس سے دوا مرض پر واقع ہوتی ہے اور شِفا ہو جاتی ہے۔[3]

عِلاج سنّتِ اَنبیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! عِلاج کرنا اور کروانا انبیائے کرام علیہم السّلام کی سنّت ہے۔ انبیائے کرام عِلاج کے طریقے، مختلف دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے بارے میں جانتے بھی

(1)... تفسیر کبیر، الباب الحادی عشر فی بعض النکت... الخ، 1/152، دار احیاء التراث العربی بیروت
(2)... مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوی، ص869، حدیث:2204، دار الکتب العلمیہ
(3)... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، 8/348، تحت الحدیث:4515، ملخصاً، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

تھے اور تعلیم بھی فرماتے تھے، چنانچہ؛

درخت اپنا نام اور کام بتاتا

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سُلَیمان علیہ السّلام ہر درخت و گھاس سے پوچھا کرتے تھے کہ تجھ میں کیا تاثیر ہے؟ اگر وہ اچھی تاثیر بتاتی تو اس کی کاشت بھی کراتے تھے اور اس کا نام و فوائد لکھ بھی لیتے تھے۔[1] اسی طرح کی روایت حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ سُلَیمان علیہ السّلام جب نماز پڑھا کرتے تو آپ کے سامنے ایک درخت اُگتا۔ آپ اس سے اس کا نام پوچھتے تو وہ اپنا نام بتا دیتا، پھر پوچھتے کہ تجھے کس مقصد کے لئے اُگایا گیا؟ وہ کہتا: فلاں کام کے لئے، اگر اسے بطورِ دوا اُگایا گیا ہوتا تو اس کے فوائد لکھ لئے جاتے اور اگر کاشت کرنے کے لئے اُگایا گیا ہوتا تو اسے کاشت کیا جاتا۔[2]

ایک دن میں پچاس ہزار مریض

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں علمِ طِبّ انتہائی ترقی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے حکیم تھے، جو بڑے بڑے اَمراض کا بہترین عِلاج کیا کرتے تھے، جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہو جاتے تھے۔ لوگ ان حکیموں سے بڑے متاثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن ان حکیموں کے پاس بھی نہ تو پیدائشی اندھے پن کا عِلاج تھا اور نہ ہی اس دور کے حکیموں کے پاس کوڑھ کے مرض کا عِلاج تھا، ان دو بیماریوں کے عِلاج سے وہ عاجِز تھے۔ تب اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو معجزات عطا فرمائے اور آپ علیہ السّلام نے بیماروں کو

(1)... مرآۃ المناجیح، 6/213، نعیمی کتب خانہ گجرات

(2)... مسند بزار، مسند ابن عباس، 11/271، حدیث: 5060، مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ

www.dawateislami.net

شفا دینے کا دعویٰ کیا۔ لوگوں نے اَطِبَّا (حکیموں) سے مشورہ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے سامنے کون سے بیمار پیش کئے جائیں تو جالینُوس اور اس کے شاگردوں نے کہا کہ جو پیدائشی نابینا ہو یا جسے برص کی بیماری ہو، اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس لے جایئے کہ یہ دونوں بیماریاں لاعِلاج ہیں۔[1] قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے اس قول کو یوں بیان فرمایا گیا:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (پ3، آلِ عمران:49)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شِفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

حضرت مفتی سیّد نعیم الدّین مرادآبادی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ میں طِبّ انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امرِ عِلاج (علاج کرنے) میں یدِ طُولیٰ (بڑی مہارت) رکھتے تھے، اس لئے اِن کو اِسی قِسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طِبّ کے طریقہ سے جس کا عِلاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدقِ نبوّت (نبوت کے سچا ہونے) کی دلیل ہے۔ وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اِجتماع ہو جاتا تھا، اُن میں جو چل سکتا تھا، وہ حاضرِ خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کر دیتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔[2]

(1)... تفسیر روح البیان، پ3، آلِ عمران، الآیۃ:49، 2/39 ملخصًا، دار الکتب العلمیہ بیروت، تفسیر خازن، پ3، آلِ عمران، الآیۃ:49، 1/247، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)... تفسیر خزائن العرفان، پ3، آلِ عمران، تحت الآیۃ:49، مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

حضرت حکیم لقمان کی حِکمت

اے عاشِقانِ رسول! طبّی اور نفسیاتی حکمت کے اِعتبار سے حضرت حکیم لُقمان رحمۃُ اللہ علیہ بہت بڑے حکیم گزرے ہیں، آپ نبی نہیں تھے بلکہ بنی اسرائیل کے نہایت ہی بلند مرتبہ صاحبِ ایمان اور بہت ہی مشہور، نیک شخص تھے اور اللہ پاک نے آپ کے سینے کو حکمتوں کا خزانہ بنادیا تھا، چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ (پ21، لقمان:12)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی۔

حکیم لقمان کی طبّی حِکمت

حضرتِ لُقمان رحمۃُ اللہِ علیہ لوگوں کی طبیعت اور نفسیات کو اپنی حکمت سے معلوم کرلیتے تھے، چنانچہ حضرتِ حکیم لُقمان اپنے آقا کے سب سے زیادہ فرمانبردار غلام تھے۔ سب سے پہلی بات جو اِن کی حکمت میں سے دیکھی گئی کہ آپ ایک بار اپنے آقا کے ساتھ تھے کہ آقا بیتُ الخلا میں داخِل ہوا اور اس میں زیادہ دیر بیٹھا رہا، حکیم لُقمان نے اس کو آواز دی کہ بیتُ الخلا میں زیادہ دیر بیٹھنے سے جگر خراب ہوجاتا ہے اور اس سے بواسیر کا مرض لگ جاتا ہے اور گرمی سر کی طرف چڑھ جاتی ہے تھوڑی دیر کے لئے بیٹھو اور باہر نکل آؤ، وہ نکلا اور آپ کی حِکمت کی باتوں کو وُضو خانہ کے دروازے پر لکھ دیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ان حکایات سے پتا چلا کہ اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور اللہ پاک کے پیارے ولی حضرت لقمان رحمۃُ اللہِ علیہ طب کو جانتے بھی اور اس کی تعلیم بھی فرماتے تھے، ایسے ہی اللہ پاک کے حبیب، طبیبوں کے طبیب

(1)... تفسیر در منثور، پ21، لقمان، تحت الآیۃ:12، 6/510، دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم طب کو جاننے، ظاہری و باطنی اَمراض کا علاج فرمانے اور اِسے دوسروں کو سکھانے والے ہیں جیسا کہ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جہاں اور علوم بخشے ہیں، وہاں علمِ طب بھی عطا فرمایا بذریعہ وحی کے بھی اور بذریعہ تجربہ وغیرہ کے بھی۔[1]

آپ بڑے طبیب ہیں

شَمَرْدَل بن قَبَاث کَعبی ایک بار نجران کے وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں طبیب ہوں تو میرے لئے کیا چیزیں حلال ہیں؟ آپ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مریض کی رگوں کو کھول کر فاسد خون نکالنا اور اِضْطِراری حالت میں نبض دیکھنے والے آلے سے جَراحَت کرنا حلال ہے اور اپنی ادویات میں شُبْرُم[2] استعمال نہ کرو اور تم سَنَا (ایک قسم کی جڑی بوٹی) کو مَطَبْ (کلینک) میں لازِم کرلو اور کسی بھی مریض کو دوائی اس وقت تک نہ دینا جب تک اس مریض کی بیماری کو پہچان نہ لو۔ پھر شَمَرْدَل نے آپ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے گھٹنوں کو چوم کر عرض کی: اس پاک ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آپ مجھ سے زیادہ علمِ طِب کو جانتے ہیں۔[3]

ہاتھ رکھتے ہی بیماری کی تشخیص

حضرتِ سَعْد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں بیمار ہوا تو نبیِ کریم صلی

(1)... مرآۃ المناجیح، 6/213

(2)... مشہور شارِحِ حدیث، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک حدیثِ پاک کی شرح میں شُبرم کی وضاحت فرماتے ہیں کہ "شبرم" حجاز کی خاص دوا ہے چنے کے دانوں کی طرح ہوتی ہے پکا کر اس کا پانی پینے سے دست لگ جاتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 6/227)

(3)... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم: 3939، الشمردل، 3/298 ملتقطاً، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ

www.dawateislami.net

اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم میری عِیادت کے لئے تشریف لائے، اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل پر محسوس کی، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دل کے مریض ہو، حارث بن کَلَدَہ ثَقَفِی کے پاس جاؤ، وہ علاج کرتے ہیں، وہ مدینہ کی سات عَجْوہ کھجوریں لے کر گٹھلیوں سمیت کُوٹ لیں پھر تم کو پِلا دیں۔[1]

مشہور شارِحِ حدیث، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بعض دوائیں طبیب ہی کے ہاتھ سے استعمال کرنی چاہئیں، آج ڈاکٹر ہی ٹیکہ (Injection) تجویز کرتے ہیں، وہی لگاتے ہیں، دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دوا تجویز فرمادی مگر استعمال کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔[2]

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے | اٹھالے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے[3]

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علٰی محمد

مِرگی اور جنات کا اثر دور کرنے میں ماہر

حضرتِ ضِماد رضی اللہُ عنہ زمانۂ جاہلیت کے مشہور اَطِبَّا میں سے تھے، جو اسلام قبول کرنے سے پہلے بھوت پریت اتارنے کا مَنتَر کیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آیا تو چند اَحمقوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر جُنُون کا اثر ہے (معاذ اللہ، اللہ کی پناہ)۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کہاں رہتے ہیں، شاید اللہ پاک انہیں میرے ہاتھوں شِفا عطا فرمادے۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض کی: میں ہوائی چیزوں اور جنون وغیرہ کا عِلاج کرتا ہوں اور اللہ پاک جسے چاہتا ہے، میرے ہاتھوں شِفا عطا فرما

(1)...ابوداود، کتاب الطب، باب فی تمرۃ العجوۃ، ص610، حدیث:3875، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)...مرآۃ المناجیح، 6/41 بتصرفٍ

(3)...ذوقِ نعت، ص214

www.dawateislami.net

دیتا ہے، آیئے میں آپ کا عِلاج کر دوں۔ یہ سن کر آپ علیہ السّلام نے خطبہ پڑھنا شروع کیا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ“ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک ہی کے لئے ہیں، ہم اُسی کی تعریف کرتے ہیں اور اُسی سے مدد کے طلب گار ہیں، جسے اللہ پاک ہدایت عطا فرمائے، اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ راہِ حق سے بھٹکا دے، اُس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ پاک کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ضِماد نے عرض کی: خطبہ دوبارہ پڑھئے تو آپ علیہ السّلام نے یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ یہ سن کر ضِماد نے کہا: خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی باتیں بھی سُنیں، جادوگروں کی بھی نیز شاعروں کے کلام بھی سن رکھے ہیں مگر آپ جیسا کلام کسی نے نہیں کیا، اپنا ہاتھ مبارک آگے بڑھایئے اور مجھے بیعت کیجئے تو آپ علیہ السّلام نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اُسے بیعتِ اسلام سے مشرّف فرمایا اور اس سے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم بھی بیعتِ اسلام کرے گی، اُس نے عرض کی: جی ہاں، میری قوم بھی بیعتِ اِسلام کرے گی۔ (1)

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے | مَحْو و اِثْبات کے دفتر پہ کَڑوڑا تیرا
تُو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں | کہ خُدا دِل نہیں کرتا کبھی مَیلا تیرا (2)

مختصر وضاحت: اے آقا! اگر میری قسمت بُری ہے تو اس کو بہتر کر دیں، کیونکہ قسمت بنانے، بگاڑنے کے رجسٹر پر آپ کا حکم چلتا ہے۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو گناہوں کی میل سے

(1)... موسوعۃ الطب النبوی لابی نعیم، باب الثانی، فصل مصادر الطب النبوی، 1/102، دار ابن حزم بیروت
(2)... حدائقِ بخشش، ص17، مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

میرا دل بالکل صاف ہو سکتا ہے، کیونکہ اللہ پاک آپ کے دل کو کبھی میلا نہیں ہونے دیتا، کیونکہ انبیائے کرام علیہم السّلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔[1]

بہترین طریقۂ علاج

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جن جن طریقوں سے عِلاج کرتے ہو ان میں سب سے بہتر چار طریقے ہیں: (1) سَعُوط: ناک کے ذریعہ دوا چڑھانا، (2) لَدُود: منہ کی کسی ایک جانِب سے دوا پلانا، (3) حَجامہ: کسی عضو پر پچھنے لگوا کر خون نکلوانا، (4) مَشِیٰ: جُلّاب لینا (دستوں کی دوا استعمال کرنا)۔[2]

مشہور شارحِ حدیث، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سَعُوط سے مراد ناک میں دوا چڑھانا ہے خواہ پتلی دوا چڑھائی جاوے یا خشک دوا، اکثر دماغی امراض میں نَسُوار (سونگھنے کی ایک چیز جو دماغ کی صفائی کے واسطے بنائی جاتی ہے) مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر لیپ کو لُدود نہیں کہتے بلکہ جو لیپ منہ کے اندرونی حصہ میں کیا جاوے ایک طرف یا دو طرفہ جیسے گلے آجانے کی صورت میں کیا جاتا ہے اور پیٹ کے امراض کے لئے جُلّاب بہترین علاج ہیں خصوصاً سنا مکی کا جلاب، عرب شریف میں عموماً سنا کا جُلّاب لیا جاتا ہے، دَموی اَمراض میں فصد یا پچھنے بہترین علاج ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جن کے جسم میں خون زیادہ ہو یا خون میں جوش یا فساد آ گیا ہو، جُلّاب اور فصد (رگ سے خون) ہمیشہ طبیبِ حاذِق (ماہِر طبیب) کی رائے سے نکلوانا چاہیے، بعض شارِحین نے فرمایا کہ حَجامت اور فصد میں فرق ہے، سنگی کے ذریعہ

(1)... سخنِ رضا مطلب ہائے حدائقِ بخشش، ص8، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

(2)... ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی السعوط وغیرہ، ص495، حدیث: 2047، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

خون نکالنا حجامت ہے اور پچھنے سے خون نکالنا فصد۔[1]

ہر دوا کی اصل پرہیز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! علاج کے دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ دوا اور دوسرا پرہیز، اگر دونوں جمع ہو جائیں تو مریض بالکل ٹھیک اور تندرست ہو جاتا ہے ورنہ کم از کم پرہیز تو لازمی ہے کیونکہ بغیر پرہیز کے دوا فائدہ نہیں دیتی مگر بغیر دوا پرہیز ضرور فائدہ دیتا ہے۔ امیرُ المؤمنین، اسلام کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے عرب کے مشہور طبیب حارِث بن کَلَدَہ سے پوچھا: دوا کیا ہے؟ تو اس نے کہا: پرہیز کرنا۔[2] منقول ہے کہ (صدیوں پہلے) ہند میں مریض کا زیادہ تر عِلاج پرہیز سے کیا جاتا تھا، اُن کے ہاں مریض کو چند دنوں تک کھانے، پینے اور گفتگو کرنے سے روک دیا جاتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا تھا۔[3]

پرہیز علاج سے بہتر ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بیماری کی شناخت و پہچان اور پھر اس کا علاج کروانا ضروری تو ہے مگر بیماری کا علاج، پرہیز کر کے بیماری سے بچ جانے کے برابر کبھی بھی نہیں ہو سکتا، اگر پرہیز کرنے میں روزانہ دس منٹ کی مشقت ہے تو علاج میں بعض اوقات مہینوں یا سالوں کی مشقت ہے، اگر پرہیز کرنے میں 100 روپے خرچ ہو رہے ہیں تو علاج کروانے میں ہزاروں یا لاکھوں روپے خرچ ہوں گے، اگر پرہیز کرنے میں 30 منٹ چلنا پڑتا ہے تو عِلاج کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک تک کا سفر کرنا پڑتا ہے، بڑی مشہور بات ہے کہ "پرہیز عِلاج سے بہتر ہے" اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پرہیز کرنے سے وقت،

(1)... مرآۃ المناجیح، 6/180 بتغیرٍ قلیل

(2)... موسوعۃ الطب النبوی لابی نعیم، المقالۃ الخامسۃ، باب منع المریض... الخ، 2/646، رقم: 700

(3)... تفسیر قرطبی، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 31، 4/119، دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

پیسہ، مشقّت اور دوسرے افراد کی پریشانی کا سبب بننے سے ہر طرح بچت ہوتی ہے، جبکہ یہ سوچ "چار دن کی زندگی ہے کھاؤ پیو عیش کرو" انسان کو ایسی تباہ کرتی ہے کہ عیش تو دور کی بات بندہ کھانے پینے سے بھی جاتا رہتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: مُشاہَدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں، نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دُھل جائے تو پھر اُس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت، دواؤں کے ذَرِیعے عِلاج سے صحّت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا "دُھلے ہوئے کپڑے" کی مانند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ممکنہ صورت میں دوائیوں کی بجائے غِذا کے ذریعے علاج کرنا اور پرہیز کے ذریعے کام چلانا ہی عقل مندی ہے۔[1] جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْاۚ (پ8، الاعراف:31)	ترجَمۂ کنزالعرفان: کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے: حضرت عمر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر وقت پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے بچو کہ یہ بدن کو بیمار، معدہ کو خراب اور نماز سے سستی دلاتا ہے، اس لئے کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو۔[2]

مولیٰ علی شیرِ خدا اور پرہیز

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم اپنی صحت کی بہتری چاہتے ہیں تو ہمیں جن چیزوں سے طبیب نے منع کیا ہے، اُن چیزوں سے بچیں کیونکہ پیارے نبی، آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پرہیز ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ حضرت اُمِّ مُنذِر رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: (ایک دن)

(1)... فیضانِ سنّت، 1/620، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)... تفسیر روح المعانی، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:31، 4/488، دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ میرے یہاں تشریف لائے، ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، آپ علیہ السّلام انہیں تناول فرمانے لگے، حضرتِ علی بھی ساتھ کھانے لگے، پیارے آقا علیہ السّلام نے فرمایا: اے علی! ٹھہرو، ٹھہرو! (یعنی تم ان کھجوروں کو کھانے سے پرہیز کرو) کیونکہ تم میں ابھی نَقاہت ہے (یعنی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر کمزوری کا اثر غالب ہے، اِس لئے تمہارے لئے پرہیز ضروری ہے) حضرتِ اُمِّ مُنْذِر رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لئے چُقَندر اور جَو پکائے تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: اے علی! تم اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے نَفْع بخش (فائدہ مند) اور مُوافِق (طبیعت کے مناسب) ہے۔[1]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکیمِ جسمانی بھی ہیں۔ دوائیں، پرہیز، مُضِر (نقصان دہ) و مُفید (فائدہ مند) غذائیں سب کچھ جانتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار بلکہ بیماری سے اٹھنے والے کمزور کو پرہیز لازِم ہے۔ اَطِبّا (حکیم) کہتے ہیں کہ دوا سے زیادہ پرہیز ضروری ہے دوا بغیر پرہیز ایسی ہے جیسے نماز بغیر وضو۔[2]

ناسمجھ بیمار کو اَمْرَت بھی زہر آمیز ہے | سچ یہی ہے سو دوا کی اِک دوا پرہیز ہے

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علیٰ محمد

ماہر طبیب سے علاج

پیارے اسلامی بھائیو! جب علاج کی ضرورت محسوس ہو تو سنّت کی نیّت سے عِلاج بھی

(1)...ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الحمیۃ، ص493، حدیث:2036، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)...مرآۃ المناجیح، 6/37

www.dawateislami.net

کروانا چاہئے، بیمار ہو جانے پر جس قدر عِلاج ضروری ہے، اس سے کہیں بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ آپ جس سے عِلاج کروا رہے ہیں وہ اہل بھی ہے اور ماہِر بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ماہِر طبیب ہی مسیحا (یعنی رہنما) کا کردار ادا کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت زید بن اَسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے زمانے میں ایک شخص کو زخم ہوا اور زخم کی جگہ خون جمع ہو گیا، اس نے قبیلۂ بنی اَنمار کے دو آدمیوں کو (چیک اپ کے لئے) بلایا تو انہوں نے اسے دیکھا، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان سے پوچھا: تم میں سے کون طب میں مہارت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! کیا طب میں کوئی بھلائی ہے؟ آپ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے جو بیماری اتاری ہے، اُس کی دوا بھی اتاری ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس دور میں معالج (ڈاکٹر / حکیم) کو مسیحا کا کردار ادا کرنا اُسی صورت میں ممکن ہے کہ جب اس میں خالقِ حقیقی کا خوف ہو ورنہ وہ اپنے مریض کو پیسہ کمانے کی مشین کے طور پر بھی استعمال کرتا ہے اور یہ خود غرضی اُسے عموماً ایسے ایسے کاموں پر ابھارتی ہے، جو بسا اوقات انسانی جان کے نقصان کا ذریعہ بن جاتی ہے، یہ تو اُس صورت میں ہے کہ جب ایک ماہِر ڈاکٹر یا حکیم عِلاج میں غفلت برتتے ہوئے یا لالچ میں آکر اس طرح کی کوئی حرکت کر گزرے مگر اُن حضرات پر زیادہ افسوس ہے جو طب و حکمت کے بارے میں تھوڑی بہت جان کاری حاصِل کر کے ”نِیم حکیم“ بَن بیٹھتے ہیں اور تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے مریض کو مزید اذیت و تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (2)

(1)...موطا امام مالک، کتاب العین، باب تعالج المریض، ص498، حدیث: 1805، دار المعرفۃ بیروت

(2)...ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاُخریٰ 1442ھ، فروری 2021ء، ص6، مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جعلی طبیب بننے کے اسباب

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری دنیا میں اس طرح کے چند طبقات بستے ہیں، آیئے! جعلی طبیب بن کر عِلاج بتانے کے اسباب کے بارے میں جانتے ہیں:

(1)... ”شہرت“ کی طلب (مشہور ہونے کی خواہش) انسان سے بہت کچھ کروادیتی ہے چونکہ کسی کا کامیاب علاج کرنا بھی شہرت کا ایک زبردست ذریعہ ہے، اسی شہرت کی بھوک انسان کو عِلاج بتا کر داد لینے پر اُبھارتی ہے، وہ اپنے بارے میں جھوٹے دعوے کرنا شروع کر دیتا ہے، بسا اوقات توشِفایاب ہونے والے مریضوں کی جھوٹی تعداد لاکھوں میں بتاتا ہے، بات اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اپنی جعلی ڈگریوں اور جعلی سرٹیفکیٹ کے سہارے اپنی دُکان چمکاتا رہتا ہے۔

(2)... ”مال و دولت کی لالچ“ بھی ایسا کرنے پر اُبھارتی ہے، بالخصوص وہ پس ماندہ یا غیر ترقی یافتہ علاقے جہاں اسپتال (Hospital) کی سہولت موجود نہیں یا بہت دور دور ہے تو ایسی صورت میں اس طرح کے مقامات سونے کی چڑیا ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ان مقامات پر اپنی ناتجربے کاری کی وجہ سے کئی جانوں کو ہلاک کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

(3)... ”اپنے اپنے طبّی مشورے“ بعض افراد کو ہر کام میں مفت کے مشورے دینے کا شوق ہوتا ہے ایسے لوگ اپنی عادت سے مجبور ہو کر ہر بیماری کا عِلاج بتاتے پھرتے ہیں اور اُس طریقۂ عِلاج کو اپنانے پر اصرار بھی کرتے ہیں، کبھی کبھی تو ایسے ٹوٹکے بھی بتادیتے ہیں جو مرض بھگانے کے بجائے اُس کی شدّت بڑھا دیتے ہیں اور اُن کے مشورے کے غلط ہونے کا اندازہ وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔ ایسے ناتجربہ کار مشورہ دینے والے کے بتائے ہوئے عِلاج سے وہی نجات پاسکتا ہے، جس کی عقل حاضِر اور شعور زندہ ہو۔

(4)... بعض افراد بطورِ مذاق بھی خود ساختہ عِلاج بتادیتے ہیں جس کی وجہ سے جان و مال کا

www.dawateislami.net

نقصان ہو جاتا ہے۔

(5)... بعض لوگ مریض سے بغض و کینہ کی وجہ سے اُسے غلط دوائیاں بتا دیتے ہیں اور دوائی کے اُلٹے اثرات دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

(6)... بعض لوگوں کو انسانوں پر تجربے کرنے کا شوق ہوتا ہے اسی شوق کو وہ یوں پورا کرتے ہیں، مختلف دوائیوں کے فوائد و نقصانات جاننے کے لئے عام، سیدھے سادے اور بھولے بھالے لوگوں پر تجربہ کرتے ہیں، عموماً اسٹور والوں سے لوگ بیماری بتا کر دوا طلب کرتے ہیں وہ بھی تجربے کے شوق میں ڈاکٹر کی ہدایات کے بغیر دوا دے دیتے ہیں جس کے نتائج تکلیف میں اضافے اور جان جانے جیسی بھیانک صورت میں نکلتے ہیں۔[1]

جعلی طبیب، دراصل بے رحمی، انتقامی مزاج اور اس طرح کی کئی وجوہات کی پیداوار ہیں لہٰذا ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شخص علمِ طِب نہیں جانتا اور عِلاج کرتا ہے (مریض کو اگر کوئی نقصان پہنچا) تو وہ ضامِن ہے یعنی اس سے نقصان کا تاوان لیا جائے گا۔[2]

اللہ پاک کے آخِری نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اِس فرمان کی وضاحت یہ ہے کہ جس نے طِب کے اُصول و ضوابط نہ پڑھے ہوں اور وہ لوگوں کے سامنے خود کو طبیب ظاہر کر کے عِلاج کرے اور اُس کے عِلاج سے کوئی مر جائے یا مریض کو کسی قسم کا نقصان پہنچے تو وہ جعلی طبیب دیت[3] کا ضامِن ہے۔[4]

(1)...ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1442ھ فروری 2021ء، ص11، بتقدیم و تاخیر

(2)...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب من تطبب... الخ، ص562، حدیث:3466، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3)...دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، 3/830، حصہ:18)

(4)...حاشیۃ السندی علی ابن ماجہ، کتاب الطب، باب من تطبب... الخ، 2/348، تحت الحدیث:3466 ملخصًا

www.dawateislami.net

اس کے برعکس اگر کوئی واقعی طبیب ہو اور اس میں ہمدردی اور رحم دلی کا جذبہ ہو گا تو اسے دونوں جہان کی بھلائیاں بھی نصیب ہوں گی اور اللہ پاک کی رضا بھی نصیب ہو گی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: خلقت اللہ کی پَرَوَرْدَہ (پرورش میں) ہے، تو مخلوق میں اللہ کو بہت پیارا وہ ہے، جو اللہ پاک کے پروردوں سے اچھا سلوک کرے۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے تم اس شخص سے بہت خوش ہوتے ہو، جو تمہارے غلاموں، لونڈیوں اور بال بچوں سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پروردہ ہیں ایسے ہی جو کوئی اللہ کی مخلوق سے بھلائی کرے، اللہ پاک اُس سے خوش ہوتا ہے، دیکھو جو کوئی تمہارے بچوں، نوکروں اور غلاموں کو کچھ دے تو تم پر قرض ہو جاتا ہے، تم انتظار کرتے ہو کہ مجھے موقعہ ملے تو اس کے نوکروں کو خوش کروں، کسی بچے کی شادی میں تم نیوتا (شادی بیاہ میں دی جانے والی رقم جیسے سلامی اور ولیمہ کے دن دی جانے والی رقم) دو تو وہ تمہارا قرض ہوتا ہے، ربّ کے بندوں کو دو تو وہ ربِّ کریم پر قرض ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا[2] (پ2، البقرۃ:245)	ترجَمۂ کنز العرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے۔

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

علمِ طب کی ضرورت و اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! علمِ طب سے مراد صحت و مرض کی تشخیص (پہچان) اور علاج کا

(1)... معجم اوسط، 4/153، حدیث: 5541

(2)... مرآۃ المناجیح، 6/582 بتغیرٍ

www.dawateislami.net

علم ہے۔[1] اس علم کے جاننے والے اور اس سے علاج معالجہ کرنے والے کو طبیب کہتے ہیں۔ دنیا کے علوم کی اگر دو بڑی اقسام کی جائیں تو ایک کو علمُ الْاَدْیان اور دوسرے کو علمُ الْاَبْدَان کہنا بے جا نہ ہو گا۔ جس طرح دوسرے علوم و فنون ترقی کرتے رہے اسی طرح علمُ الْاَبْدَان کی ترویج و ترقی بھی ہوتی رہی، علمُ الْاَبْدَان کی ایک اہم شاخ ”علمِ طِب“ ہے جس میں جسم کی حالتِ صحت اور حالتِ مرض پر بحث کی جاتی ہے۔ اس علم نے جدید میڈیکل سائنس کے لئے بنیادیں فراہم کی ہیں۔

کسی بھی عِلم کی ضرورت کو بیان کرنے کے لئے ایک مثال دی جاتی ہے کہ وہ علم جس سے ہر وقت واسطہ پڑتا ہے اس کی مثال غذا کی طرح ہے لہٰذا جس طرح ایک انسان کے لئے غذا لازمی (ضروری) جزو ہے اسی طرح اس عِلم کا حاصِل کرنا بھی ضروری ہے اور وہ علم جس سے کبھی کبھار واسطہ پڑتا ہے اس کی مثال دوا کی سی ہے کہ صرف حالتِ مرض ہی میں دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا چند ایسے افراد کا ہونا ضروری ہے جو علمِ طب سے آگاہی رکھتے ہوں۔[2]

طبیب بزرگانِ دین

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی علمِ طِب جاننا، اور علاج معالجہ کا پیشہ اپنانا انسانی ضرورت بھی ہے اور مخلوقِ خدا کی خدمت اور اچھی نیتوں کے ساتھ ہو تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خوشنودی (رِضا) کا ذریعہ بھی، مگر یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم طب کے پیشے سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی ماحول سے بھی وابستہ (Attach) ہوں، علمِ دِین سیکھتے اور سکھاتے رہیں، اگر ہم اپنے بزرگوں کی سیرت پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ ہمارے کئی بزرگانِ دِین ایسے گزرے جنہوں نے طِب کے پیشے کو اپنایا، مخلوقِ خدا کی خدمت

(1)...اردو لغت، 13 / 73، ترقی اُردو لغت بورڈ، کراچی

(2)...راہِ علم، ص15، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

کی اور ساتھ ساتھ دِین کی خدمت بھی کرتے رہے۔ آیئے! چند واقعات مُلاحَظہ کرتے ہیں:

(1) امام شافعی طبیب بھی تھے

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ علومِ شریعت و طریقت میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ علمِ طِب میں بھی بصیرت رکھتے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سیکھنے کے قابل تو دو ہی علم ہیں: پہلا علمِ فقہ، اَحوالِ دِینیہ کی پہچان کے لئے اور دوسرا علمِ طب، بدنِ انسانی کی پہچان کے لئے، ان کے علاوہ دوسرے عُلُوم تو مجلس کا توشہ [1] ہیں۔ [2]

(2) امام مازری طبیب کیسے بنے؟

حضرت امام مازری رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار ہوئے تو ایک یہودی طبیب آپ کا عِلاج کر رہا تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اچھے ہو جاتے پھر بیمار ہو جاتے، کئی بار یوں ہی ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی ثواب کا کام نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے ضائع کر دُوں۔ امام مازری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے دُور کیا، اللہ پاک نے آپ کو شِفا بخشی، پھر حضرت امام رحمۃُ اللہِ علیہ نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اِس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِق اِطبّا (ماہر طبیب) بنا دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمادی (روک دیا) کہ کافِر طبیب سے کبھی عِلاج نہ کرائیں۔ [3]

(3) مفتی نعیم الدین مراد آبادی کی طبی مہارت

مفتی نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کو جس طرح عُلُومِ نقلیہ و عُلُومِ عقلیہ میں ہم عصر علما میں برتری حاصل تھی، اِسی طرح میدانِ طب میں بھی آپ کمال مہارت رکھتے تھے عموماً

(1)... عموماً مسافر کے کھانے کو کہتے ہیں۔ (اردو لغت، 5/706) لیکن یہاں علم کی برکتیں اور خیر مراد ہے۔

(2)... تعلیم المتعلم فی طریق التعلم، فصل فی ماہیۃ العلم والفقہ وفضلہ، ص36، دار ابنِ کثیر بیروت

(3)... الدیباج المذہب، 2/251 ملخصاً، مکتبہ دار التراث، قاہرہ / فتاوی رضویہ، 21/243 ملخصاً، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

www.dawateislami.net

مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے نَبّاضی (نبض دیکھنے کے فن) میں بَیْنَ الحکماء (حکما کے درمیان) یکتائے زمانہ تھے، مفرداتِ ادویہ (دواؤں کے اجزاء) کے خواص اَزْبَر (زبانی یاد) تھے، مرکّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالِک تھے، جامعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بہت سے علما نے آپ سے علمِ طِب حاصِل کیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تبلیغ و تدریس کے ساتھ ساتھ طب و حکمت کے ذریعہ خدمتِ خلق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔[1]

(4) محدث بہاول پوری

محدثِ بہاول پوری حضرت مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃُ اللہِ علیہ ماہر طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مایہ ناز عالِم، مفتیِ اسلام اور دِینِ اسلام کی تبلیغ واِشاعت میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیت کے حامِل تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی تحریر اور تقریر کے ذریعے دِین کی ایسی خدمت کی جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے علمِ دین کی اِشاعت کے ساتھ ساتھ علمِ طب میں بھی عظیم خدمات پیش کیں۔[2]

(5) مولانا نجم الغنی کی طب میں شہرت

حضرت مولانا حکیم محمد نجمُ الغنی رحمۃُ اللہِ علیہ حکیم و مدرّس، صاحبِ دیوان شاعر، علمِ عُروض[3] کے ماہِر تھے۔ آپ نے فلسفۂ قدیم کی بعض کتب شمسُ العلماء مولانا عبدُ الحق خیر آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھیں۔ 1889ء میں مدرسہ عالیہ رام پور سے درسِ نظامی کا امتحان اوّل درجہ میں پاس کیا اور اس کے بعد علمِ طب کی تحصیل اطبائے لکھنؤ اور اپنے ماموں حکیم

(1)... سوانحِ کربلا، ص17 ملخصًا، مکتبۃ المدینہ کراچی

(2)... فیضِ ملت بحیثیت طبیب، ص3 ملخصًا

(3)... وہ علم جس سے شعر کا وزن اور اس کا موزوں یا غیر موزوں ہونا معلوم کیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

اعظم خاں رام پوری سے کی جو کہ اپنے دور کے شہرت یافتہ حکیم تھے۔[1]

چند طبیب بزرگانِ دِین کے اسمائے گرامی

﴿1﴾ صحابیِ رسول حضرت ضِماد بن ثَعلَبہ رضی اللہ عنہ۔[2] ﴿2﴾ حضرت حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیموی نقشبندی رحمۃُ اللہ علیہ۔[3] ﴿3﴾ حضرت مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃُ اللہِ علیہ۔ ﴿4﴾ حضرت مولانا حکیم محمود الحسن رحمۃُ اللہِ علیہ۔[4] ﴿5﴾ عظیم عالم، صوفی بزرگ، تصوف کے امام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ۔[5] ﴿5﴾ مشہور صُوفی بزرگ حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ، ایک مایہ ناز عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہرِ طبّی اَدْوِیات بھی تھے۔[6]

امامِ اہلِ سنّت اور اطِبّا کے لئے نصیحتیں

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اطِبّا کے لئے بہت کار آمد اور مفید نصیحتیں فرمائیں، جن کا خُلاصہ پیش خدمت ہے:

(1) علمِ فقہ کی طرح علمِ طِب کا معاملہ بھی اِنتہائی نازک اور دشوار ہے، اِحتیاط اس میں ہے کہ علمِ طِب کے حُصُول کے بعد فوراً علاج مُعالجہ شروع کرنے کی بجائے کچھ عرصہ کسی ماہِر طبیب کی صحبت میں رہ کر عِلاج کی مشق کی جائے۔

(1)...مذاہب الاسلام، مقدمہ: ص، ب۔ ملتقطاً، رضا پبلی کیشنز، لاہور

(2)...مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب علامات النبوۃ، 2/374، حدیث:5860، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3)...آثار السنن، ترجمۃ المؤلف العلام، ص281، ملتان، پاکستان

(4)...تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص403، شبیر برادرز پبلشرز، لاہور

(5)...تلقیح العقول فی فضائل الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، 2/703 ماخوذاً، مرکز الدراسات والابحاث واحیاء التراث مغرب

(6)...مرآۃ الاسرار، ص669 تا672، الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور

www.dawateislami.net

(2)طبیب کو چاہئے کہ کسی بڑے یا چھوٹے سے مشورہ کرنے میں شرم نہ کرے اور وقتاً فوقتاً ماہر اطبا کِرام سے مشورہ کرتا رہے۔ اپنے آپ کو مشورے سے بے پروا اور فن کا ماہر سمجھنا، ناسمجھی کی پہلی سیڑھی ہے۔

(3)ایک دوا بسا اوقات ایک مریض کے لئے فائدہ مند اور دوسرے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے لہٰذا بیماری کی پہچان کے بغیر ہرگز دوا کا استعمال نہ کروایا جائے۔

(4)یونہی بسا اوقات ایک سے زائد امراض جمع ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے بھی دوا میں فرق ہو گا۔ عُمر، مزاج اور آب وہوا وغیرہ کے مختلف ہونے سے بھی علاج مختلف ہو سکتا ہے۔

(5)مرض کی پہچان کے لئے ایک ذریعے پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ مختلف ذرائع سے اس کی تصدیق کی جائے نیز اپنی مہارت پر بھروسا کرنے کی بجائے اللہ پاک سے دعا کی جائے۔

(6)کسی بیماری کو معمولی سمجھ کر اس کے علاج میں کوتاہی نہ کی جائے، ٹی بی جیسی خطرناک بیماری بھی ابتدا میں معمولی لگتی ہے۔

(7)مریض یا اس کے ساتھ آنے والے فرد کے بیان کو کافی نہ سمجھا جائے بلکہ تمام ضروری معلومات حاصِل کر کے پھر علاج شروع کیا جائے۔

(8)کون سی دوا کتنی اور کب استعمال کرنی ہے نیز کھانے پینے وغیرہ میں کیا احتیاطیں کرنی ہیں اس کے بارے میں مریض یا اس کے تیمار دار (دیکھ بھال کرنے والے) کو اچھی طرح سمجھایا جائے، اسٹور والے کے بھروسے پر یا دیگر مریضوں کو دیکھنے کی جلدی میں اس معاملے سے جی نہ چرایا جائے۔

(9)مریضوں کے ساتھ بے اِعتنائی (بے توجہی) اور بد اَخلاقی سے پیش آنا، دِین کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی نقصان دہ ہے کہ بد اَخلاق آدمی سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ رِضائے الٰہی پانے کے لئے خوش اَخلاقی کو معمول بنایا جائے تو اس کی برکت سے اِن شاءَ اللہ! لوگ

www.dawateislami.net

زیادہ رُجُوع کریں گے اور انہیں شِفا بھی حاصِل ہو گی۔

(10) بیماری اگرچہ خطرناک اور جان لیوا ہو لیکن جتنا ہو سکے مریض کو تسلّی اور شِفا کی امید دلائی جائے، اس کی ڈھارس بندھائی (حوصلہ افزائی کی) جائے۔ اپنی شہرت (Publicity) کی خاطِر معمولی بیماری کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرنا کہ مریض کے ٹھیک ہونے پر میرا نام ہو گا، شرعی اور اخلاقی اعتبار سے انتہائی نامناسب عمل ہے۔

(11) بیماری کی تشخیص (Diagnose) کئے بغیر اندازے سے مریض کو دوا دینا کہ یا تو ٹھیک ہو جائے گا یا پھر اس کی بیماری ظاہر ہو جائے گی، ناجائز عمل ہے۔[1]

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علیٰ محمد

موجودہ دور اور دِین سے دوری

پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علمِ دِین سے دوری اور خوفِ خدا نہ ہونے کے سبب دنیاوی مال و متاع بڑھانے کی حرص نے تقریباً ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، حلال و حرام کا فرق بھلائے ہوئے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، سیٹھ ہو یا نوکر، پروفیسر ہو یا چوکیدار، ڈاکٹر ہو یا حکیم اکثریت مال کمانے، بینک بیلنس بڑھانے، کوٹھی، بنگلہ بنانے کے چکر میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ مخلوقِ خدا کی خدمت کا کچھ ذہن بنتا ہے اور نہ ہی شرعی احکامات پر عمل کرنے کا، اور یوں اللہ پاک کی ناراضی مول لے کر اپنی آخِرت برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا رکھنے والے، غم خواری اُمّت کا جذبہ رکھنے والے اب بھی ہیں، مگر بہت کم، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ دن رات اُمّتِ مسلمہ کی بھلائی چاہتے ہوئے، اس فتنوں والے دور میں ان کی دنیا

(1)...کلیات مکاتیبِ رضا، 2/147 ملخصًا، مکتبہ بحر العلوم، لاہور

www.dawateislami.net

و آخرت سنوارنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

شعبہ رابطہ برائے حکیم

آپ نے زندگی کے ہر ہر شعبہ میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرنے کے لئے مرکزی مجلسِ شوریٰ بنائی، جس نے 75 سے زائد مختلف شعبہ جات قائم فرمائے، ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "رابطہ برائے حکیم" ہے، اس شعبہ کے قیام کا مقصد ملک و بیرون ملک کی نیشنل کونسل فار طِب، یونیورسٹیز، طِبّیہ کالجز، مطب، دواساز ادارے، دواخانے، پنسار اسٹور سے منسلک افراد، حُکما، شخصیات اور طُلبا کی دینی و اخلاقی تربیت کے لئے مختلف تربیتی حلقوں کا اہتمام کرنا، صحیح تلفّظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھانا، اِسلام کے بنیادی عقائد و شرعی اَحکام سکھانا، دینی کتابوں کے مُطالعہ کا ذہن دینا، عِلاج میں غیر شرعی معاملات کی نشاندہی کرتے ہوئے، اُن سے بچنے کا ذہن دینا، خدمتِ خلق کا جذبہ دلاتے ہوئے مریضوں کے ساتھ ہمدردی کا ذہن دینا، مختلف علاقوں میں فری طبّی کیمپ لگوانا، مختلف ایونٹس پر مَحافلِ نعت کا اہتمام کرنا اور ان کو دیگر فلاحی و دینی کاموں کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس شعبہ کے مختلف کاموں کا انداز کیا ہے؟ آیئے جانتے ہیں:

(1) تربیتی حلقوں کا اہتمام

شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت حُکما کے مَطَب، دواساز اداروں، دواخانوں، طِبّیہ کالجز اور یونیورسٹیز کے دفاتر و طلباء کے ہاسٹلز اور وہاں کی مَساجد اور شخصیات کی رہائش گاہوں پر بغیر کسی فیس کے تربیتی حلقوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اپنی زندگی شریعت کے مُطابِق گزارنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

(2) قرآنِ پاک کی تعلیم

شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت متعلّقہ مقامات پر جاکر انہیں صحیح تلفّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سکھانے کے ساتھ ساتھ فرض عُلوم کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔

(3) فرض علوم سیشنز

ہر مسلمان پر اسلام کے بنیادی عقائد کا سیکھنا ضروری ہے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضاخان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے اِسلام کے عقائد پھر وُضو، نماز وغیرہا ضروریاتِ شرعیہ سیکھنا، سکھانا فرض ہے۔[1]

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت متعلّقہ مقامات پر بنیادی عقائد و شرعی احکام سیکھنے سکھانے کے تربیتی حلقے لگائے جاتے ہیں، جس میں انہیں اِسلام کے بنیادی عقائد، فرض عُلوم سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے شعبے کے بارے میں شرعی احکام سیکھنے کا ذہن دیا جاتا ہے تاکہ وہ شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق مریضوں کا عِلاج کر سکیں۔

(4) دینی کتب کے مطالعہ کا اہتمام

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس شخص نے عِلم حاصِل کیا، وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔[2] اور عِلم حاصِل کرنے کے ذرائع میں سے ایک بہترین ذریعہ کتابیں پڑھنا ہے۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت اَطِبَّائے کرام، طِبّیہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طُلبا اور اَساتِذہ کِرام کو سیدی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی طرف

(1)...فتاوی رضویہ، 24/158 ملخصًا

(2)...ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ص624، حدیث:2648

www.dawateislami.net

سے مطالعہ کے لئے ملنے والے ہفتہ وار رسالہ کو پڑھنے اور سننے کا ذہن دیا جاتا ہے، جس کے مُطالعہ سے علمِ دِین کا حُصُول، فرض عُلُوم کی معلومات، ذمّہ داری جیسا کرنے کا حق ہے اس طرح پوری کرنے کا ذہن، سنّتوں پر عمل کا جذبہ ملتا اور اخلاقی و دینی اعتبار سے بے بہا اور قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

(5) طریقۂ علاج پر رہنمائی

دِینِ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے جہاں اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فرمائی ہے، وہیں شعبہ طِب کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے حرام و ناجائز چیزوں کے ساتھ عِلاج کرنے سے منع فرمایا، اسی مقصد کو دیکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت ذمّہ داران طِبّیہ کالجز، یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلبا کرام اور اَطِبَّائے کرام کو قرآن و سنّت کے مطابق علاج کرنے کا ذہن دیتے ہیں تاکہ وہ غیر شرعی عِلاج سے بچتے ہوئے بیماروں کا عِلاج کریں۔

(6) فری طِبّی کیمپ

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے۔[1]

الحمدُ للہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت مختلف مقامات پر فری طبی کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طِبّیہ کالجز، یونیورسٹیز کے اَساتِذہ و طُلَبا کِرام اور حُکما کِرام رضائے اِلٰہی کے لئے مریضوں کا فری چیک اپ کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اس

(1)... مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین...الخ، ص867، حدیث:2199

www.dawateislami.net

شعبے کے ذریعے خدمتِ خلق کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔

(7) دینی اجتماعات کا اہتمام

الحمدُ للہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے حکیم کے تحت مختلف مقامات پر اجتماعات مثلاً اجتماعِ میلادُ النّبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِّ برات، اجتماعِ غوثیہ وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں اس شعبے کے ذمہ داران اور طِبّیہ اسکولز و کالجز، یونیورسٹیز کے طلبا و اساتذۂ کرام شرکت کرتے ہیں۔

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علیٰ محمد

﴿طبیب کے اوصاف﴾

پیارے اسلامی بھائیو! ہر ڈاکٹر یا طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اچھے اخلاق کا مالک اور عمدہ صفات والا ہو، نیچے بیان کردہ صفات حکما، اطبا اور معالجین کے لئے فائدہ مند ہیں جنہیں اپنا کر دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔

﴿1﴾ ہر ڈاکٹر اور معالج کو چاہئے کہ وہ اچھی نیّت سے عِلاج کرے کیونکہ اچھی نیّت سے دُنیوی کام کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔

﴿2﴾ عِلاج کرنے والے کا مقصد دنیا کی دولت کا حُصُول نہ ہو بلکہ وہ مخلوق کی خدمت اور اس کے ذریعے اللہ پاک کی رضا کا حُصُول پیشِ نظر رکھے۔

﴿3﴾ لوگوں سے اچھے اَخلاق سے پیش آئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اَخلاق و عادات میں بہتر ہوں۔[1]

(1)... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ص907، حدیث:3559، دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: تمہارا کسی سے خوش مزاجی سے ملنا بھی نیکی ہے۔[1]

﴿4﴾ اپنے پیشے میں ان کاموں سے بچے جس کی وجہ سے حرام میں پڑنے کا شبہہ ہو۔ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حلال کے 10 حِصّوں میں سے نو حصّے اس خوف سے چھوڑ دیتے ہیں کہ کہیں حرام میں نہ پڑ جائیں۔[2]

﴿5﴾ پریشان حال لوگوں کی کڑوی باتوں پر صبر کرے اور انہیں بھی صبر کی تلقین کرے۔

﴿6﴾ جدید علمی و طِبّی تحقیقات سے باخبر رہے تاکہ نئی معلومات اور تجربات کی روشنی میں مزید بہتر سے بہتر علاج کر سکے۔

﴿7﴾ عِلاج کرنے میں اللہ پاک سے مدد طلب کرتا رہے کیونکہ درحقیقت وہی شفا دینے والا ہے، اپنے تجربے اور معلومات پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کرے اور اپنا کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے شروع کرے۔

﴿8﴾ لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق سُلُوک کرے، عالِمِ دِین، بوڑھے مسلمان اور قوم کے معزّز فرد کا اِکرام کرے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبوں کے مطابق سُلوک کرو۔[3]

﴿9﴾ توجّہ سے بات سُنے، مریض کو اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دے، درمیان میں نہ ٹوکے۔

﴿10﴾ اس بات پر اللہ کریم کا شکر گزار رہے کہ اس نے مجھے خدمتِ خلق کے پیشے سے منسلک کیا، نیز اپنی کامیابیوں کی وجہ سے تکبّر میں مبتلا نہ ہو بلکہ اس بات کو اللہ پاک کا فضل سمجھے کہ اُس نے میرے ہاتھ میں شفا رکھی ہے۔

(1)...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ص478، حدیث:1956، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)...احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، باب اول: فی فضیلۃ الحلال والحرام... الخ، 2/121، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3)...ابو داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلہم، ص760، حدیث:4842

www.dawateislami.net

﴿11﴾ طبّی معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے پیشے سے متعلّق جائز و ناجائز کا عِلم بھی حاصِل کرتا رہے اور شرعی اَحکام سیکھتا رہے۔

﴿12﴾ جھوٹی گواہی نہ دے۔ مثلاً جھوٹی پرچی، بِل، جھوٹی میڈیکل رپورٹ وغیرہ نہ بنائے۔ قرآنِ پاک میں جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا گیا:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِۙ﴿۳۰﴾ (پ17، الحج:30) | ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

تفسیر کبیر میں ہے: یہاں جھوٹی بات سے مراد جھوٹی گواہی دینا ہے۔[1]

اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ پاک اُس کے لئے جہنّم واجب کر دے گا۔[2]

﴿13﴾ اپنی آواز پست رکھے، چلّانا اور اونچی آواز سے بات کرنا ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ اللہ پاک، پارہ 21 سورۂ لقمان کی آیت نمبر 19 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ﴿۱۹﴾ (پ21، لقمٰن:19) | ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنی آواز کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: حضرتِ لقمان رضی اللہ عنہ نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! شور کرنے اور چیخنے چلّانے سے اِجتِراز کرو (یعنی بچو)، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔ مقصود یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں، جیسے گدھے کی آواز کہ بلند ہونے کے باوجود مکروہ اور وَحشَت انگیز ہے۔[3]

(1)... تفسیر کبیر، پ17، الحج، تحت الآیۃ:30، 8/223 ملتقطاً، دار احیاء التراث العربی بیروت

(2)... ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شہادۃ الزور، ص379، حدیث:2373، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3)... تفسیر صراط الجنان، پ21، لقمان، تحت الآیۃ:19، 7/500 ملتقطاً

www.dawateislami.net

﴿14﴾ اپنی دُکان چمکانے کے لئے دوسرے مُعالجین پر تنقید یا ان کی غِیبت نہ کرے۔

﴿15﴾ غریبوں کا اِحساس کرے، ان سے چیک اپ (Check Up) فیس کم سے کم وصول کرے اور ساداتِ کرام کے ساتھ تو خصوصی شفقت کرے۔

﴿16﴾ دوسروں کے مرض کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن میں موجود برائیوں کا بھی علاج کرے، کبھی بھی اپنی موت سے غافل نہ ہو، ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتا رہے اور اپنی آخِرت کی تیاری کرتا رہے۔

﴿17﴾ طبیب کو شرم وحیا کا پیکر ہونا چاہئے کہ طبیب کے پاس بے پردہ غیر محرم عورتیں بھی علاج کروانے آتی ہیں، ان سے اپنی آنکھوں کی حِفاظت کرنی ہوگی اور عورتوں سے بے تکلّف ہونے سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا، ان شاء اللہ الکریم اِس کی برکت سے عبادت میں لذّت نصیب ہوگی، چنانچہ پیارے نبی، آخِری نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی عورت کے جسم کی خوبصورتی کو پہلی بار دیکھے اور اپنی نظر کو جھکالے تو اللہ پاک اسے ایسی عبادت (کا ثواب) عطا فرماتا ہے جس کی مٹھاس وہ (اپنے دل میں) پاتا ہے۔[1]

شارحِ حدیث، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: اس صبر اور دل کو روکنے کی برکت سے اللہ پاک اُسے کسی عبادت کی لذّت نصیب فرمائے گا یا نَماز کی یا روزے کی یا حج وزیارت کی۔ خیال رہے کہ کھانا وغیرہ کی طرح عبادات میں بھی مختلف لذّتیں ہیں، جسے محسوس کرنے کے لئے باطِنی حواس درست چاہئیں، یہ عمل اُس درستیِ حواس کے لئے بہت ہی مفید ہے، اللہ پاک عمل کی توفیق بخشے۔[2]

(1)... مسند امام احمد، مسند الانصار، 9/202، حدیث: 22916، دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)... مرآۃ المناجیح، 5/24

www.dawateislami.net

﴿18﴾ طبیب کو نَظافت والا (صاف ستھرا) ہونا چاہئے کہ ایک انسان کی طبیعت کے اَثرات دوسرے انسان کی طبیعت پر ضرور مرتّب ہوتے ہیں، لہٰذا طبیب کا صاف ستھرا ہونا افرادِ معاشرہ کی نَفاست، پُر وقار زندگی اور خوبصورت سوچ کی عکاسی کرتا ہے لہٰذا اس بات کا اِحساس دلانے کے لئے اسلام نے صفائی ستھرائی کی خوب تاکید کی ہے، چنانچہ سرورِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِسلام صاف ستھرا دِین ہے تو تم بھی نَظافت حاصِل کیا کرو کیونکہ جنّت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔ (1)

﴿19﴾ طبیب کبھی بھی اپنی موت سے غافل نہ ہو اور ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتا رہے اور ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی بھی تیاری کرتا رہے کیا معلوم کب موت آجائے جیسا کہ حضرت ربیع بن خُثَیم رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے ملکُ الموت علیہ السّلام اور تین قسم کے لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے (1)... بادشاہ پر جو اپنی حِفاظت کے لئے قَلعے میں رہتا ہے لیکن ملکُ الموت علیہ السّلام وہاں بھی اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور بادشاہت دھری کی دھری رہ جاتی ہے (2)... علمِ طِبّ میں کامِل مَہارت رکھنے والے طبیب پر کہ (وہ لوگوں کا تو علاج کرتا ہے لیکن) حضرت ملکُ الموت علیہ السّلام اس کی بھی روح قبض کر لیتے ہیں اور طب وہیں رہ جاتی ہے اور (3)... مسکین پر جو راستے میں بے حال پڑا ہوتا ہے اور میل کچیل کی وجہ سے لوگ اس کے قریب جانا پسند نہیں کرتے جبکہ ملکُ الموت علیہ السّلام میل کچیل کے باوجود اس کے پاس آ کر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور میل کچیل وہیں رہ جاتا ہے۔ (2)

(1)... معجم اوسط، 3/382، حدیث: 4893

(2)... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، کلام ربیع بن خیثم، 8/209، حدیث: 17، مطبوعہ ملتان، پاکستان

www.dawateislami.net

اس سے معلوم ہوا کہ طبیب کو چاہئے وہ مریضوں کے جِسمانی علاج کے ساتھ ساتھ اپنے باطِن کے علاج پر بھی توجّہ رکھے اور اِصلاح بھی کرتا رہے کیونکہ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص علمِ فقہ اور علمِ طِب کے حُصُول ہی میں کوشاں رہتا ہے، مُجاہدہ کر کے اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتا، وہ اُس شخص کی طرح ہے جو اونٹنی خرید تا ہے، اس کے لئے گھاس خرید تا ہے اور مشکیزہ خرید کر تیار کرتا ہے لیکن حج کے راستے پر نہیں چلتا۔ (1)

﴿20﴾ طبیب کو چاہئے کہ جہاں وہ اپنے مریضوں کے جِسمانی اَمراض کا علاج کرتا ہے وہیں مریضوں کو نیکی کی دعوت بھی دے، نماز روزے کی پابندی اور صدقہ و خیرات کی ترغیب دلائے۔ جسمانی علاج بتانے کے ساتھ ساتھ ان کو روحانی علاج بھی بتائے کہ جہاں تلاوتِ قرآن کی برکت سے روحانی امراض سے شفا ہوتی ہے وہیں پر جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ (پ15، بنی اسرائیل:82)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شِفا اور رحمت ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: قرآن شفا ہے کہ اس سے ظاہری و باطنی اَمراض، گمراہی اور جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے۔ (2)

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

کن چیزوں میں شفا ہے؟

احادیثِ مبارکہ میں جن چیزوں کے استعمال کے فوائد بیان کئے گئے ہیں ان میں سے

(1)... احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الخامس فی آداب المتعلم والمعلم، 1/77

(2)... تفسیر خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:82

www.dawateislami.net

12 کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

(1)... شہد (Honey): جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح شہد چاٹ لیا کرے تو اسے کوئی بڑی بلا نہ پہنچے گی۔[1] شہد کے شربت میں ایسی ایسی تاثیریں ہیں جن سے بڑے بڑے اَطِبّا بھی ناواقف ہیں، بلغمی بیماریوں کے لئے شہد بہت مفید ہے۔[2]

(2)... ککڑی: ککڑی کو لازم پکڑ لو کیونکہ اللہ پاک نے اس میں ہر بیماری سے شفا رکھی ہے۔[3]

(3)... کھجور (Date): (1) سات روز تک روزانہ مدینۂ منورہ کی سات عَجْوہ کھجوریں کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) سے نفع (فائدہ) دیتا ہے۔[4] (2) عَجْوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زَہر سے شِفا ہے۔[5] (3) جس نے نہار مُنہ عَجْوہ کھجور کے سات دانے کھا لئے اُس دن اسے جادو اور زَہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔[6]

(4)... کلونجی: بے شک یہ کالا دانہ (کلونجی) موت کے سوا ہر بیماری سے شِفا ہے۔[7]

(5)... میتھی (Fenugreek): میتھی سے شِفا حاصِل کرو۔[8]

(6)... مُنَقّٰی (Raisins): یہ بہترین کھانا ہے، (مُنَقّٰی) اَعصاب (یعنی نَسوں اور پٹھوں) کو مضبوط

(1)...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب العسل، ص559، حدیث:3450

(2)...مرآۃ المناجیح، 6/251

(3)...کنز العمال، کتاب الطب...الخ، جزء:10، 5/19 حدیث:28277

(4)...الکامل لابن عدی، رقم 1677، محمد بن عبد الرحمن الطفاوی، 7/187

(5)...ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الکماۃ والعجوۃ، ص499، حدیث:2066

(6)...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب العجوۃ، ص1391، حدیث:5445

(7)...بخاری، کتاب الطب، باب الحبۃ السوداء، ص1441، حدیث:5687

(8)...الآداب الشرعیہ، فصل فی خواص العجوۃ والحلبۃ، 3/9، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

www.dawateislami.net

کرتا، کمزوری کو دور کرتا، غصّے کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور کرتا، چہرے کی رَنگت نکھارتا (رنگ صاف کرتا) اور مُنہ کو خوشبودار کرتا ہے۔[1] سوکھے ہوئے چھوٹے انگور کشمش اور سوکھے ہوئے بڑے انگور منقّٰی کہلاتے ہیں۔[2]

(7)...تَلْبِیْنَہ (Talbina):(1) تَلْبِیْنَہ میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔[3](2) تَلْبِیْنَہ بیمار کے دل کو تسلّی دیتا اور بعض رنج کو دور کرتا ہے۔[4] وضاحت: عرب میں آٹا یا بُھوسی کو پتلا پتلا پکاتے ہیں اس میں کچھ دودھ کچھ شہد ڈالتے ہیں، اسے اردو میں لَپٹا اور پنجاب میں سیرہ کہتے ہیں۔ یہ چونکہ دودھ کی طرح سفید اور پتلا ہوتا ہے اس لئے تَلْبِیْنَہ کہا جاتا ہے۔ یہ بہت ہلکی غذا ہے زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی) ہے اکثر بیماروں کو دیا جاتا ہے، یہ پیٹ میں بوجھ نہیں کرتا دل کو قوت بخشتا ہے۔[5]

(8)...بَہی (Quince-seeds): نہار منہ بہی (ناشپاتی کی طرح کا ایک پھل، سَفَرْجَل) کھاؤ کیونکہ یہ سینے کی گرمی کو دور کرتا ہے۔[6]

(9)...تربوز (Watermelon): کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔[7]

(1)...موسوعۃ الطب النبوی لابی نعیم، باب ادویۃ الرطوبۃ والبلغم، 1/413، حدیث:371 بتقدمٍ وتاخرٍ

(2)... فیضانِ سنّت، 1/792 بتغیرٍ

(3)...المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ، کتاب الطب، باب التلبینۃ، 11/38، حدیث:2445

(4)...بخاری، کتاب الطب، باب التلبینۃ للمریض، ص1442، حدیث:5689

(5)...مرآۃ المناجیح، 6/17

(6)...موسوعۃ الطب النبوی لابی نعیم، باب قوی الفواکہ والثمار: السفرجل، 2/708، حدیث:793

(7)...تاریخ ابن عساکر، رقم 323، احمد بن یعقوب بن عبد الجبار، 6/102

www.dawateislami.net

(10)...زیتون: زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ اس میں ستّر(70) بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جُذام (کوڑھ) ہے۔[1]

(11)...مسواک: مِسواک میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شِفا ہے۔[2]

(12)...آبِ زم زم: آبِ زم زم ہر بیماری سے شِفا ہے۔[3]

نوٹ: یاد رہے کہ کوئی بھی دوا طبیب کے مشورے بغیر استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علیٰ محمد

شرعی اِحتیاطوں اور مفید معلومات پر مشتمل سوال جواب

سوال: عِلاج کرنا سنّت ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں سنّتِ مبارکہ ہیں بلکہ اللہ پاک کے آخِری نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے علاج کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ پاک کے بندو! علاج کرو کہ جس نے مرض اتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اُتاری ہے۔[4] اَنبیائے کرام علیہم السّلام کی عادتِ کریمہ اکثر علاج کروانا رہی ہے کہ ان کی اُمّت کے لئے سنّت ہو اور اکابر صدّیقین کی سنّت "علاج نہ کرنا" رہی ہے۔[5]

سوال: طِب یقینی ہے یا ظنی؟

جواب: یاد رکھیں! طب یقینی نہیں یعنی اس میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ ہر دوا، ارادۂ اِلٰہی

(1)...موسوعۃ الطب النبوی لابی نعیم، المقالۃ الرابعۃ، باب الزیت، 2/635، حدیث:684

(2)...جامع صغیر، ص297، حدیث:4840

(3)...مسند الفردوس، 4/152، حدیث:6471

(4)...مستدرک، کتاب الطب، خیر ما اعطی الانسان خلق حسن، 5/570، حدیث:8267

(5)...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص365 بتغیرٍ

www.dawateislami.net

کے تابِع ہے، اگر شِفا مل جائے تو دوا کا کمال نہیں، (بلکہ) اللہ پاک کا فضل و کرم اور عطا ہے اور اگر شِفا نہ ہو یا خدانخواستہ مزید نقصان ہو جائے تب بھی اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہئے۔ (1)

سیّدی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: آج کل ایڈورٹائزمنٹ میں اکثر جھوٹ یا جھوٹی مُبالَغہ آرائی (حقیقت سے بڑھا چڑھا کر بیان کرنے) سے کام لیا جاتا ہے، اخبارات والوں کو اس طرح کے اشتہارات چھاپنے سے بھی بچنا ضَروری ہے، مثلاً جعلی یا ناقص یا جن دواؤں سے شِفا کا گمانِ غالِب نہیں ہے ان کے بارے میں اِس طرح کی سُرخی: ”سو فیصدی شرطیہ عِلاج“ یہ جھوٹا مُبالَغہ ہے، بلکہ ایسے جملے تو کسی بھی دوائی کے بارے میں نہیں کہنے چاہئیں کیونکہ ہر طبیب جانتا ہے کہ طِبّ سارے کا سارا ظَنّی ہے، کسی بھی دوا کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اِس سے شِفا ہو ہی جائے گی، بے شمار وہ اَمراض جن کے مُعالَجات دریافت ہو چکے ہیں، انہیں اَمراض میں عِلاج کی تمام مُجرَّب صورَتیں آزما لینے کے باوُجُود روزانہ بے شمار مریض دم توڑ دیتے ہیں، یہ اِس بات کی واضِح دلیل ہے کہ کوئی بھی دوا ایسی نہیں جس کے ذَرِیعے شِفا ملنا یقینی ہو۔ شِفا صِرْف اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ (2)

سوال: سُنا سُنایا عِلاج کرنا کیسا؟

جواب: عِلاج کیلئے کسی ایک طبیب کو مستقل طور پر مخصوص کر لینا چاہئے، وہ آپ کے طبعی مِزاج سے واقِف رہے گا تو عِلاج جلد ہو سکے گا اور منفی اَثرات کے خطرات بھی کم رہیں

(1)...گھریلو علاج، ص9 بتغیرٍ

(2)...اخبار کے بارے میں سوال جواب، ص32 بتغیرٍ

www.dawateislami.net

گے، ورنہ خواہ مخواہ جدا جدا طبیبوں کے پاس جائیں گے تو وہ نئے نئے نسخے آزمائیں گے، اِس طرح آپ کا پیسہ اور وقت دونوں برباد ہوتے رہیں گے۔ اِسی طرح کتابوں یا لوگوں کے بتائے ہوئے نسخوں کے مُطابق عِلاج کرنا بھی خطرناک ثابِت ہو سکتا ہے، لہٰذا اِس کتاب (گھریلو عِلاج) میں دیا ہوا کوئی بھی نسخہ اپنے طبیب سے مشورہ کئے بِغیر استِعمال نہ کیا جائے اگرچہ یہ نسخہ اُسی بیماری کے لئے ہو جس سے آپ دوچار ہوں۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی طَبعی کیفیات جُدا جُدا ہوتی ہیں، ایک ہی دوا کسی کے لئے آبِ حیات کا کام دکھاتی ہے تو کسی کے لئے موت کا پیغام لاتی ہے۔ لہٰذا آپ کی جسمانی کیفیات سے واقِف آپ کا مخصوص طبیب ہی بہتر طے کر سکتا ہے کہ آپ کو کون سا نسخہ مُوافِق ہو سکتا ہے اور کون سا نہیں۔ کیونکہ کتاب میں عِلاج کے طریقے بیان کرنا اور ہے جبکہ کسی خاص مریض کا عِلاج کرنا اور۔[1]

سوال: کیا حدیثِ پاک میں بتایا ہوا عِلاج ہر ایک کر سکتا ہے؟

جواب: احادیثِ مبارَکہ میں بیان کردہ عِلاج بھی اپنی مرضی سے نہیں کرنے چاہئیں۔ بیشک سرکارِ مدینہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فرامین حق، حق اور حق ہی ہیں۔ مگر جو عِلاج نبیوں کے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بیان فرمائے ہیں، ہو سکتا ہے وہ خاص موقعوں اور موسموں کی مناسبت اور مخصوص لوگوں کے مزاجوں اور طبیعتوں کے مُوافِق ہوں جیسا کہ حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک "کالا دانہ (کلونجی) میں موت کے سِوا ہر بیماری سے شِفا ہے" کے تحت فرماتے ہیں: ہر مرض (میں شِفا) سے مُراد ہر بلغمی اور رطوبت کے اَمراض میں (شفا ہے)، کیونکہ

(1)...گھریلو علاج، ص9 ملتقطاً

www.dawateislami.net

کلونجی گرم اور خشک ہوتی ہے لہٰذا مَرطُوب (یعنی تَری والی) اور سردی کی بیماریوں میں مفید ہوگی۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: یہاں مُراد عرب کی عام بیماریاں ہیں یعنی کلونجی عرب کی عام بیماریوں میں مفید ہے خیال رہے کہ احادیثِ شریفہ کی دوائیں کسی ماہر طبیب کی رائے سے استِعمال کرنی چاہئیں (اہلِ عرب کے لیے تجویز کردہ دوائیں) صِرف (اپنی) رائے سے استِعمال نہ کریں کہ ہمارے (طبعی) مزاج اہلِ عرب کے (طبعی) مزاج سے جُدا گانہ (الگ) ہیں۔[1]

سوال: غیرِ طبیب کو عِلاج میں ہاتھ ڈالنا کیسا؟

جواب: بعض لوگ حقیقی معنوں میں باقاعِدہ ڈاکٹر یا حکیم نہ ہونے کے باوُجود کلینک یا مَطَب کھول کر مریضوں کا عِلاج شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا قانوناً جُرم ہونے کے ساتھ ساتھ شرعاً بھی ممنوع ہے۔ نیز ایک فن کا ماہر دوسرے فن کے طریقِ علاج کے مطابِق مریضوں پر تجرِبات نہ کرے۔ مثلاً ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی یا بائیو کیمی والے ڈاکٹر زباقاعِدہ سیکھے بغیر ایک دوسرے کے شعبے کی دواؤں سے اور یونانی طِب (حکمت) کے مُطابِق عِلاج نہ فرمائیں۔ اسی طرح جو جو حکیم صاحِبان باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہیں وہ بھی جڑی بوٹیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری دوائیں مریضوں پر نہ آزمائیں۔ میڈیکل اسٹور والے بھی اپنی اپنی سمجھ کے مُطابِق مریضوں کو دوائیں نہ دیا کریں اور ویسے بھی بغیر ڈاکٹر کی چِٹّھی کے دوا بیچنا قانوناً جُرم ہے۔ ہاں غیرِ طبیب نے مطب یا دواخانہ کھول رکھا ہے مگر خود علاج نہیں کرتا بلکہ ماہِر طبیب بٹھا رکھے ہیں تو کوئی مُضائقہ نہیں۔[2] اعلیٰ

(1)...گھریلو علاج، ص12 ملتقطاً

(2)...گھریلو علاج، ص13

www.dawateislami.net

حضرت امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نااہل یعنی جو پورا طبیب نہ ہو اُس کو علاج میں ہاتھ ڈالنا حَرام ہے اور اِس کا ترک فرض، جس نے فنِ طِب کے باقاعِدہ اُصول اور طور طریقے سیکھے اور کافی مدّت تک کسی ماہِر طبیب کے مَطَب (دواخانہ) میں رہ کر کام کیا اور تجرِبہ حاصِل ہوا، اکثر مریض اس کے ہاتھ پر شِفا پاتے ہوں اگرچہ مریضوں کا کم حصّہ شِفا پانے میں ناکام بھی رہتا ہو۔ بے علم ناتجرِبہ کار یعنی نیم حکیم جو کہ تشخیص یعنی مرض کی شناخت اور عِلاج میں جس طرح کی فاحِش (بڑی بڑی) غلطیاں کیا کرتے ہیں اس طرح کی بُھولیں نہ کرتا ہو وہ لائق طبیب ہے۔ ایسے ماہر طبیب سے بعض اَوقات تشخیص (یعنی مرض کی شناخت) یا علاج میں غلطی واقع ہو جائے تو اُس کو نااَہل نہیں کہا جائے گا کہ غلطی سے انبیا علیہم السّلام معصوم ہیں وَبس۔ (1)

سوال: کیا بیماری اُڑ کر لگ سکتی ہے؟

جواب: اللہ پاک کے آخِری اور پیارے نبی صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: نہ بیماری کا اُڑ کر لگنا ہے، نہ صَفَر کی نحوست ہے، نہ اُلّو کی نحوست ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! پھر کیا وجہ ہے کہ میرے اونٹ مٹی میں ہرن کی طرح (چست، تندرست وتوانا) ہوتے ہیں، تو ایک خارِش زدہ اونٹ ان میں داخِل ہوتا ہے اور ان کو بھی خارِش زدہ کر دیتا ہے؟ تو حضور علیہ السّلام نے فرمایا: پہلے کو کس سے خارِش لگی؟ (2)

سوال: بیماری اُڑ کر لگنے کے بارے میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟

جواب: ابتدائی طور پر اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

(1)... فتاویٰ رضویہ، 24/206 ملخصًا

(2)... بخاری، کتاب الطب، باب لا صفر، وہو داء یاخذ البطن، ص 1447، حدیث: 5717

www.dawateislami.net

(1)...ایک کی بیماری یا مرض کا اُڑ کر دوسرے کو لگ جانا یا کسی مریض سے مرض تجاوُز کر کے (اُڑ کر) صحیح سلامت تندرست آدمی میں منتقل ہو جانا (لگ جانا)! یہ بالکل باطِل ہے۔ اس کا کوئی اِعتبار نہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے بیماری خود اُڑ کر دوسرے کو لگ جاتی ہے، اللہ پاک کی تقدیر کا اس میں کوئی دخل نہیں بلکہ یہ خود ہی مؤثر (یعنی بذاتِ خود اثر انداز ہونے والی) ہے۔ حدیثِ پاک میں اسی نظریے کا رد فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بیماری کا اُڑ کر لگنا کچھ نہیں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجذوم (جُذام کے مریض) کے ساتھ کھانا بھی کھایا تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ مرض اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتا۔

(2)...تَعْدِیۂ جراثیم یعنی "مرض کے جراثیم کا اُڑ کر دوسرے کو لگنا" کھلی حقیقت ہے، جراثیم خود مرض نہیں بلکہ یہ اللہ پاک کی چھوٹی سی مخلوق ہے جو صرف خُردبین یا الٹرا مائیکرو اسکوپ (Ultra-Microscope) کے ذریعے ہی نظر آتی ہے اور یہ جراثیم مرض کا سبب بنتے ہیں۔ پہلے زمانے کے لوگ ان جراثیم سے واقف نہ تھے تو انہوں نے یہی نظریہ بنالیا کہ مرض مُتَعَدِّی ہوا (اُڑ کر لگا) ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلام نے اس کی نفی فرمائی کہ کوئی مرض مُتَعَدِّی نہیں ہوتا اسلام کے تعدیۂ مرض کی نفی کرنے سے جراثیم کے مُتَعَدِّی ہونے کی نفی قطعاً نہیں ہوتی۔ فتح الباری میں ہے: تعدیہ کی نفی سے مراد یہ ہے کہ کوئی شے اپنی طبیعت کے اِعتبار سے دوسری چیز کو نہیں لگتی، چونکہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ اِعتقاد (یقین) رکھتے تھے کہ اَمراض اپنی طبیعت کے اعتبار سے مُتَعَدِّی ہوتے ہیں اور وہ ان کی نسبت اللہ پاک کی طرف نہیں کرتے تھے، لہٰذا اس اعتقاد کی نفی کی گئی اور حضور صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کے اعتقاد کو باطِل فرمایا اور مجذوم کے ساتھ کھانا کھایا تاکہ آپ انہیں بیان کر دیں کہ اللہ پاک

www.dawateislami.net

ہی بیمار کرتا ہے اور شفا دیتا ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ عرب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل و ہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے۔ وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہیں یہاں اسی عقیدے کا رد ہے۔ موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو مُتَعَدِّی مانتے ہیں: جذام، خارِش، چیچک، موتی جھرہ،[2] منہ کی یا بغل کی بو، آشوبِ چشم، وبائی بیماریاں اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ اس معنیٰ سے مرض کا اُڑ کر لگنا باطِل ہے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا بدبودار ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تَعَفُّنْ سے اثر لے کر بیمار ہو جائے اس معنیٰ سے تَعَدِّی ہو سکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جُذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں۔ غرض کہ عدویٰ یا تَعَدِّی (بیماری اڑ کے لگنا) اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔[3]

سوال: کیا طبیب ضرورتاً مرض کی جگہ دیکھ سکتا ہے؟

جواب: "مَا اُبِیْحَ لِلضَّرُوْرَۃِ یُقَدَّرُ بِقَدْرِھَا" یعنی جو چیز ضرورت کے تحت جائز ہے وہ صرف بقدرِ ضرورت (جتنی ضرورت ہو اتنی) ہی جائز ہے۔ مُردار کھانا یا شراب پینا صرف اتنا ہی جائز ہے جس سے جان بچ جائے۔ زیادہ بالکل نہیں۔[4] اسی طرح طبیب کو بوقتِ

(1)... فتح الباری، کتاب الطب، باب الجذام، 10/198، تحت الحدیث: 5707

(2)... ایک شدید بخار جس میں گردن سے ناف تک کے حصے میں بہت باریک باریک دانے سے نمودار ہوتے ہیں۔

(3)... مرآۃ المناجیح، 6/256

(4)... الاشباہ والنظائر، الفن الاوّل: القواعد الکلیۃ، النوع الاوّل، القاعدۃ الخامسۃ، ص107

www.dawateislami.net

ضرورت شرعی پردہ کی جگہ کا صرف وہ حصہ دیکھنا جائز ہے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے زیادہ نہیں اسی طرح دایہ (Midwife) کو۔[1]

اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ18، النور:30) | ترجَمۂ کنزالعرفان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

تفسیر نورُ العرفان میں ہے: اس طرح کہ جن چیزوں کا دیکھنا جائز نہیں، انہیں نہ دیکھیں۔ خیال رہے کہ اَمرد (خوبصورت) لڑکے کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اجنبیہ کا بدن دیکھنا حرام، البتہ! طبیب کا مرض کی جگہ کو اور جس عورت سے نکاح کرنا ہو، اُسے چھپ کر دیکھنا جائز ہے۔[2]

سوال: طبیب، مریضہ کو دیکھ اور چُھو سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر طبیبہ (لیڈی ڈاکٹر) میسر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں اجازت ہے۔ اِس بارے میں مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے میں ضَرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت بیمار ہے، اس کے علاج میں بعض اَعضا کی طرف نظر کرنے کی ضَرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چُھونا پڑتا ہے مثلاً نبض دیکھنے میں ہاتھ چُھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں وَرم کا خیال ہو تو ٹٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہو تو اسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹٹولنا بھی پڑتا ہے اِس صورت میں مَوضَعِ مرض (مرض کی جگہ) کی طرف نظر کرنا یا اِس ضَرورت میں بقدرِ ضَرورت اس جگہ کو چُھونا جائز ہے۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ کوئی عورت علاج کرنے والی نہ

(1)... بہارِ شریعت، 3/1081، حصہ:19

(2)... تفسیر نور العرفان، پ18، النور، تحت الآیۃ:30

www.dawateislami.net

ہو۔ ورنہ چاہئے یہ کہ عورَتوں کو بھی عِلاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مَواقع پر وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتنی خرابی نہیں جو مرد کے دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ دائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے وَرم کو دیکھ سکتی ہیں۔ جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضَرورت باقی نہیں رہتی۔ عِلاج کی ضَرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضَروری ہے کہ صِرف اُتنا ہی حصّۂ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضَرورت ہے باقی حصّۂ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔[1] اگر دیکھنے سے کام چل سکتا ہے تو چُھونے کی شرعاً اجازت نہیں۔

یاد رہے! چھونا دیکھنے سے زیادہ سخت ہے۔[2]

سوال: طبیب کو عُیُوب بیان کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: طبیب یا عامِل کو بہ نیتِ حُصُولِ علاج عُیوب بتانے میں حرج نہیں۔ البتہ فردِ معین کا تذکِرہ کئے بغیر کام چل جاتا ہو تو چلا لیجئے مثلاً "میرا بیٹا شراب پیتا ہے" کہنے کی بجائے یوں کہہ دیجئے کہ "میرا ایک رشتے دار شراب پیتا ہے" اگر نام وغیرہ بتانا ضَروری ہو یا خود اپنی ہی خامیاں بیان کئے بغیر چارہ نہ ہو تو یہ احتیاط ضَروری ہے کہ اُس طبیب یا عامل ہی کو بتایا جائے، بِلا حاجت کوئی بھی دوسرا فرد وہ باتیں سننے یا جاننے نہ پائے۔ بڑے ڈاکٹر عموماً اپنے کمرے میں الگ بُلا کر مریض سے احوال سُنتے ہیں مگر نہ جانے کیوں ان کی اکثریت اُس موقع پر تعاون کے لئے بے پردہ عورت ساتھ رکھنے کا گناہ کرتی ہے! چند بار مجھے (امیرِ اہلِ سنّت کو) جب ایسا اتفاق ہوا ہے تو رازداری کی گفتگو نہ ہونے

(1)...بہارِ شریعت، 3/447، حصہ:16

(2)...پردے کے بارے میں سوال جواب، ص36

www.dawateislami.net

کے باوجُود نگاہوں کی حفاظت کی خاطِر درخواست کر کے عورت کو باہر کمرے سے بھجوا دیا ہے۔ ہر ایک کو حکمِ شریعت پر عمل کرنا چاہئے۔[1]

سوال: ہم حکیموں کی دَوائیوں میں "ریگ ماہی" نامی مچھلی اور "بیر بہٹی" نامی کیڑا اِستعمال ہوتا ہے تو اُن کے بارے میں ہماری رہنمائی فرما دیجیے کہ یہ حلال ہیں یا حرام؟

جواب: ریگ ماہی یعنی ریگستان کی مچھلی یہ ایک جانور ہے، جو چھپکلی سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے اور جہاں دیسی دَوائیاں ملتی ہیں، وہاں اُسے جار (مٹی یا شیشے کے مَرتبان) میں سُوکھا (خشک کر کے) کر رکھا جاتا ہے اور دکان دار اسے وزن کے لحاظ سے بیچتے ہیں، یہ حرام ہے۔[2]

اِسی طرح بیر بہٹی جیسا کہ سُوال میں بتایا گیا کہ یہ ایک کیڑا ہے تو یہ بھی حرام ہے اور ان کے عِلاوہ بھی حکمت کی دَواؤں میں کچھ ایسی چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو کہ حرام ہوتی ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ حکیموں کی دَوائیں پاک سمجھی جاتی ہیں حالانکہ حکیموں کی دَوائیں بنانے والے حرام چیزیں اِستعمال کرتے ہیں۔ کسی خوفِ خُدا رکھنے والے حکیم نے یہ سُوال کیا ہے تو حکمت کی دَوا کسی خوفِ خُدا والے حکیم سے لی جائے یا جب کبھی بازار سے بھی حکمت کی دَوا لیں تو پہلے کسی خوفِ خُدا والے حکیم سے مشورہ کر لیں کہ اس دَوا میں کوئی حرام چیز تو نہیں ہے؟ یاد رکھیے! حکمت کی دَواؤں میں حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں مگر ہر دَوا میں حرام چیزیں شامل ہوتی ہوں، یہ ضَروری نہیں ہے۔ ممکن ہے آپ کوئی معجون یا چورن لیں اور اس میں کوئی حرام جانور پیس کر ڈالا گیا ہو کیونکہ اُمَّت کی حالت بہت خراب ہے اور پیسوں کے لئے لوگ بہت کچھ کر ڈالتے ہیں۔

(1)...غیبت کی تباہ کاریاں، ص236

(2)...فتاویٰ رضویہ، 20/333، ماخوذاً

www.dawateislami.net

بعض اوقات حرام چیزوں کا Alternate (نعمُ البدل) ہوتا ہے مگر وہ مہنگا ہوتا ہے، اِس لیے اُسے دَواؤں میں نہیں ڈالا جاتا مثلاً بعض دَواؤں میں "پانی کی بلّی" کے خصیے اِستعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کا Alternate (نعم البدل) ایک جڑی بوٹی کی صورت میں موجود ہے مگر وہ جڑی بوٹی بہت مہنگی ہے، مثال کے طور پر پانی کی بلّی کا خصیہ 10 روپے میں آتا ہے اور جڑی بوٹی 100 روپے میں آتی ہے تو اب 10 روپے کی جگہ 100 روپے کون خرچ کرے گا؟ مجھے (امیرِ اہلِ سنّت) ایک حکیم صاحب نے بتایا تھا کہ پانی کی بلّی کے خصیے کی جگہ جو جڑی بوٹی اِستعمال ہوتی ہے، اُس کا بھاؤ خصیے کے مقابلے میں 15 گنا زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے مجھ (امیرِ اہلِ سنّت) سے کہا کہ جب آپ کے ساتھ تعلقات قائم ہوئے اور پتا چلا کہ بلی کے خصیے ڈالنا غَلَط ہے تو میں نے توبہ کر لی اور اب میں خصیے کی جگہ دَواؤں میں مہنگی والی جڑی بوٹی ڈالتا ہوں۔ اِسی طرح اور بھی بڑی گندی گندی چیزوں کے ذَریعے علاج ہوتے ہیں اور حکمت کی دَواؤں میں کیڑے مکوڑے اور لال بیگ وغیرہ ڈالے جاتے ہیں مگر یہ ہر دَوا میں نہیں ڈالے جاتے اور ہر ڈاکٹر اور ہر حکیم ایسی چیزیں دیتا ہو، یہ ضَروری نہیں ہے جیسا کہ ابھی میں نے خوفِ خُدا والے حکیم صاحب کے بارے میں بتایا تو اِسی طرح اور بھی خوفِ خُدا والے حکیم اور ڈاکٹر آپ کو ملیں گے جو مریضوں کو ایسی چیزیں نہیں دیتے ہوں گے۔[1]

سوال: ایک تو اتنی بیماریاں اور تکلیفیں ہوتی ہیں اور پھر دَوا بھی پئیں تو پہلے تحقیق کریں تو یوں تحقیق کرنے کا ذہن کس طرح بنے گا؟

جواب: دَوا کے بارے میں کسی خوفِ خُدا والے ڈاکٹر یا حکیم سے پوچھ لیں اور پھر اِستعمال

(1)... نماز جمعہ نہ ملے تو کون سی نماز پڑھیں؟ قسط:46، ص9، مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

کریں۔ اچھا مشورہ دینے والے ڈاکٹر اور حکیم بھی موجود ہیں ورنہ اگر سب ہی مریضوں کا گلا گھونٹ رہے ہوتے تو دُنیا پلٹ جاتی اور عجیب سی ہو جاتی تو یوں اچھے اچھے ڈاکٹر بھی موجود ہیں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے مگر ڈھونڈنے سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک تعداد ہے، جو اچھے مشورے دیتی ہے اور بعض اوقات آپریشن کا بھی آپشن ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر خود ہی آپریشن کرنے سے منع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آپریشن کی بجائے دَواؤں کے ذَریعے آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے حالانکہ آپریشن کا خرچہ لاکھ (100000) روپیہ ہوتا ہے جبکہ دَواؤں میں دس ہزار (10,000) تو اِس طرح ڈاکٹر اپنی فیس 200، 500 یا 1000 روپے لے کر لاکھ (100000) روپے والا آپریشن چھوڑ دیتے ہیں۔ جو ڈاکٹر لوگوں کی جانوں سے نہیں کھیلتے اور صحیح مشورہ دیتے ہیں اللہ پاک ایسے ڈاکٹروں کو اور بَرَکت دے۔ ڈاکٹروں کو یہ سوچنا ہو گا کہ آج یہ نوجوان علاج کے لئے آیا ہے تو اگر کل اِس کی جگہ میرا بیٹا آ گیا تو کیا میں آپریشن کے لئے اس پر بھی چُھری چلا دوں گا تو یوں اُنہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔[1]

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

(1)... ایک ہی طبیب اور ڈاکٹر سے عِلاج کروایا کریں، طبیب بدلتے رہنا مفید نہیں۔[2]

(2)... اَطِبّا کا قول ہے کہ ”کھانا کھانے کے ایک گھنٹے بعد دودھ پینا مفید ہے“۔[3]

(1)... نماز جمعہ نہ ملے تو کون سی نماز پڑھیں؟ قسط:46، ص11

(2)... مدنی مذاکرہ، 5 شعبان المعظم 1436ھ بمطابق 23 مئی 2015ء

(3)... مدنی مذاکرہ، 2 رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 19 جون 2015ء

www.dawateislami.net

(3)... خوفِ خدا رکھنے والے ماہر ڈاکٹر یا حکیم کو فیملی طبیب بنایا جائے۔

(4)... طبیب (ڈاکٹر / حکیم) دیانت دار ہونا چاہئے جو کہ مرض کے لئے اچھی دوا تجویز کرے۔

(5)... "گھریلو علاج" کتاب میں عِلاج کے کافی نسخے درج ہیں، لیکن کوئی بھی علاج طبیب کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے۔[1]

(6)... شہر میں ایک طَبیب کا ہونا فرضِ کفایہ ہے۔[2]

(7)... امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا معمول ہے کہ دَم وغیرہ کرنے کے ساتھ طبیب سے مشورہ کرنے کا بھی اِرشاد فرماتے ہیں۔ (نگرانِ شوریٰ)[3]

(8)... حکیم اور ڈاکٹر جو پرہیز بتائیں، وہ کرنا چاہیے کہ سُنّت سے ثابِت ہے۔[4]

(9)... اُس ڈاکٹر / حکیم سے عِلاج کروایئے جو اَمانت دار اور خوفِ خُدا والا ہو۔[5]

(10)... ڈاکٹر / حکیم اور دکان دار نماز کے وقت اپنی دکان وغیرہ پر ایک بورڈ آویزاں کر کے نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ اس بورڈ پر نمایاں لکھا ہو "وَقفۂ نماز" اور اس کے نیچے یہ تحریر ہو "مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے" یا "دعوتِ اسلامی زندہ باد"۔[6]

(11)... اگر ڈاکٹر / حکیم اچھی نیت اور اِخلاص کے ساتھ مریض کا عِلاج کرے اور اُس کے ساتھ ہمدردی کرے تو روزی میں برکت بھی ہوگی اور آخرت میں اِس کا ثواب بھی ملے گا۔

(1)... مدنی مذاکرہ، 10 رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 27 جون 2015ء

(2)... مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق 26 فروری 2015ء

(3)... مدنی مذاکرہ، 28 صفر المظفر 1436ھ بمطابق 20 دسمبر 2014ء

(4)... مدنی مذاکرہ، 28 شوال المکرم 1436ھ بمطابق 13 اگست 2015ء

(5)... مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الاول 1436ھ بمطابق 2 جنوری 2015ء

(6)... مدنی مذاکرہ، 16 ربیع الآخر 1436ھ بمطابق 5 فروری 2015ء

www.dawateislami.net

(12)...ڈاکٹر / حکیم مریضوں کو دوا کے ساتھ یہ وظیفہ بھی بتائیں کہ روزانہ سو(100) بار "یاسَلامُ" پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پیتے رہیں اور اُٹھتے بیٹھتے "یاسَلامُ" پڑھتے رہیں۔

(13)...ڈاکٹر / حکیم مریضوں کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ "روحانی عِلاج" سے تعویذاتِ عطّاریہ لینے کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائیں۔

(14)... حکیموں کو مریضوں کے شرعی مسائل میں بالکل دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے بلکہ مفتیانِ کرام کی طرف بھیج دیا کریں۔ یا دارُ الاِفتا اہلِ سنّت کا نمبر دے دیں۔[1]

(15)...اگر کسی مریض کا علاج ڈاکٹر / حکیم کو نہ آتا ہو تو بلاشرم و جِھجک کہہ دیں کہ آپ کا عِلاج مجھے معلوم نہیں، اِس طرح لوگوں کی نظر میں آپ کی قدر (اہمیت) بڑھے گی۔[2]

(16)...ڈاکٹرز / حکیم تقسیمِ رسائل (یعنی رسائل بانٹنے) کے لئے اپنا ماہانہ بجٹ بنائیں اور تقسیمِ رسائل کیا کریں۔[3]

(17)...ڈاکٹر / حکیم اسلامی بھائی کو چاہئے کہ ساداتِ کرام اور غریبوں کی ہمدردی کے لئے ماہانہ بجٹ بنائیں اور مفت عِلاج و ادویات دینے کی کوشش فرمائیں اور دعائیں لیں۔

(18)...مریضوں کی تعداد میں اضافے پر ڈاکٹر / حکیم اپنے دل کی کیفیّت پر غور کرے کہ اپنے مسلمان بھائی کی بیماری پر مجھے خوشی تو نہیں ہو رہی؟ اگر ایسا ہو تو اِستغفار کرے۔[4]

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

(1)...چند اِسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں حاضِر

(1)...مدنی مذاکرہ، 19 ربیع الآخر 1436ھ بمطابق 8 فروری 2015ء
(2)...مدنی مذاکرہ، 2 جمادی الاولیٰ 1436ھ بمطابق 21 فروری 2015ء
(3)...مدنی مذاکرہ، یکم رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 19 جون 2015ء
(4)...مدنی مذاکرہ، 10 رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 27 جون 2015ء

www.dawateislami.net

ہوئے کسی طبیب کا تذکرہ ہوا، ایک اسلامی بھائی نے کہا کہ طبیب تو اچھا ہے مگر اَڑیل ہے اس پر آپ نے اُسے توبہ کرنے کا کہا۔ اُس نے کہا کہ وہ ضِدّی ہے، فرمایا: اِس پر بھی توبہ کیجئے، لہٰذا اُنہوں نے دونوں باتوں پر توبہ کی۔[1]

(2)... بڑھاپے اور موت کے علاوہ ہر بیماری کا عِلاج ہے، اس لیے ڈاکٹروں / حکیموں کو محتاط جملے بولنے چاہئیں کہ فلاں مرض کا عِلاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ جس بھی فیلڈ اور جس بھی منصب پر ہیں، اپنے منصب کے مُطابق نیکی کی دعوت دینے کی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کیجئے، الحمدُ للہ! دعوتِ اسلامی، نیکی کی دعوت دینے اور اُمّتِ مسلمہ کو گناہوں سے بچانے کے لئے بہترین پلیٹ فارم کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہر دم کوشاں ہے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی اس پیاری تحریک میں شامِل ہو کر خوب دِین کی خدمت کیجئے، اِن شاءَ اللہُ الکریم دونوں جہان میں بیڑا پار ہو گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں | اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[3]

آمین بجاہ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علیٰ محمد

(1)... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 17 تا 20 ربیع الاول 1430ھ بمطابق 15 تا 18 مارچ 2009ء

(2)... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 25 تا 28 جمادی الاخر 1438ھ بمطابق 25 تا 28 مارچ 2017ء

(3)... وسائلِ بخشش، ص 315، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

فہرست

علمِ طب کی اہمیت 1
درود شریف کی فضیلت 1
پیٹ کے درد کا علاج 1
عِلاج سنتِ انبیا ہے 2
درخت اپنا نام اور کام بتاتا 3
ایک دن میں پچاس ہزار مریض 3
حضرت حکیم لقمان کی حکمت 5
حکیم لقمان کی طبّی حکمت 5
آپ بڑے طبیب ہیں 6
ہاتھ رکھتے ہی بیماری کی تشخیص 6
مِرگی اور جنات کا اثر دور کرنے میں ماہر 7
بہترین طریقۂ علاج 9
ہر دوا کی اصل پرہیز ہے 10
پرہیز علاج سے بہتر ہے 10
مولیٰ علی شیرِ خدا اور پرہیز 11
ماہر طبیب سے علاج 12
جعلی طبیب بننے کے اسباب 14
علمِ طب کی ضرورت واہمیت 16
طبیب بزرگانِ دین 17
(1)امام شافعی طبیب بھی تھے 18
(2)امام مازری طبیب کیسے بنے؟ 18
(3)مفتی نعیم الدین مراد آبادی کی طبی مہارت 18
(4)محدث بہاول پوری 19
(5)مولانا نجم الغنی کی طب میں شہرت 19
چند طبیب بزرگانِ دِین کے اسمائے گرامی 20
امامِ اہلِ سنت اور اطبّا کے لئے نصیحتیں 20
موجودہ دور اور دِین سے دوری 22
شعبہ رابطہ برائے حکیم 23
(1)تربیتی حلقوں کا اہتمام 23
(2)قرآنِ پاک کی تعلیم 24
(3)فرض علوم سیشنز 24
(4)دینی کتب کے مطالعہ کا اہتمام 24
(5)طریقۂ علاج پر رہنمائی 25
(6)فری طبی کیمپ 25
(7)دینی اجتماعات کا اہتمام 26
﴿طبیب کے اوصاف﴾ 26
کن چیزوں میں شفا ہے؟ 31
احتیاطوں اور مفید معلومات پر مشتمل سوال جواب 34
مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول 45
مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول 47
فہرست 49

اِمام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک علمِ طب کی اہمیت

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک حلال وحرام کے علم کے بعد "علمِ طب" سے زیادہ شرف والا علم کوئی نہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، رقم:1539، الامام الشافعی محمد بن ادریس، 8/400)

فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net